مشکل حل و حل مشکل

اثر

میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چپلو

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن منظور محمود یونٹ کراچی

مشکل حل و حل مشکل

اثر

میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

NYF MANZOOR&MEHMOODABAD UNIT KARACHI

اردو ترجمہ

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چپلو

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
رسالہ مشکل حل و حل مشکل	4	معرفت الٰہی کے تین درجے	6
درجہ اول معرفت بدیہی	6	درجہ دوم معرفت استدلالی	6
درجہ سوم معرفت شہودی	7	شعر کی تشریح	9
فیضان حق کی ۸ منزلیں	10		

NYF MANZOOR&MEHMOODABAD UNIT KARACHI

رسالہ مشکل حل وحل مشکل

یہ مختصر سا رسالہ مشکل حل وحل مشکل ، رسالہ مشکل حل ، رسالہ حل مشکل ، رسالہ معرفت خدا وند ، رسالہ مراتب المعرفت اور رسالہ درجات معرفت کے ناموں سے مختلف کتابخانوں کی زینت ہے اور ابھی تک غیر شائع شدہ ہے مشکل حل اور حل مشکل کہنے کی وجہ غالبا یہ ہے کہ اسکا زیادہ تر حصہ ایک شعر کی عارفانہ تشریح پر مشتمل ہے مکمل شعر یہ ہے

ای مشکل حل وحل مشکل

زان سوی ازل بہشت منزل

باقی جو معرفت کے حوالے سے نام ہیں جن کی وجہ مصنف ممدوح کا یہ کہنا ہے کہ اس کائنات کے ہر معاملہ اور ہر چیز کا مقصد و مدعا معرفت الٰہی ہے اور معرفت کے تین درجے ہیں عوامی درجہ ، استدلالی درجہ اور شہودی درجہ۔

اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے **شاھراہ شریعت محمدی و مسالک طریقت احمدی بر سالکان بیابان طریقت** الخ یہ بے حد مقبول رسالہ ہے آرسی ڈی تنظیم کے زیر اہتمام شائع ہونے والی فہرست مخطوطات میں اس کے 70 قلمی نسخوں کی تفصیل موجود ہے اس کے درج ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے

ا۔ کتابخانۂ دانشگاہ تہران میں تحت نمبر 3258 یہ چھٹا رسالہ ہے اور یہ میں کتابت شدہ ہے۔

2۔ دانشکدہ ادبیات تحت نمبر 246 اسے محمد ہاشم نامی خطاط نے میں کتابت کی ہے۔

3- دانشکدۂ الٰہیات تہران تحت نمبر 474/11 اسے محمد ہاشم نامی خطاط نے 1205 میں کتابت کی ہے۔

NYP MANZOOR&MEHMOODABAD UNIT KARACHI

4--۔ تاجکستان زیر نمبر 1801

5۔ برٹش

لینن گراڈ روس میں دو نسخے ہیں تحت نمبر b4464 اور نمبر c-1092۔

6۔ تاشقند میں تین نسخے ہیں (۱) 2323 (2) نمبر 2324 (3) نمبر 2325

7۔ کتابخانہ پیرس بلوشہ میں ایک نسخہ ہے زیر نمبر 39۔ پی

8۔ کتابخانہ ملک تہران دو نسخے ہیں (۱) اس کا نمبر 4250 ہے اور یہ اس مجموعے کا اٹھارہواں نسخہ ہے کتابت ابوذر سبزواری سال 902ھ (2) 4274 یہ ایک مجموعے کا سولہواں رسالہ ہے

9۔ کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد میں دو نسخے موجود ہیں ان میں سے ایک کا نمبر 4409 ہے جو 851ھ میں کتابت ہوئی ہے دوسرا تحت نمبر 5771 محفوظ ہے۔

10۔ کتابخانہ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدر آباد سندھ بلا نمبر اسے ابو نصر بہاؤالدین سندھی نے 1175ھ میں کتابت کی ہے۔

11۔ کراچی میوزیم میں تین نسخے موجود ہے nm 1957-912/40-9 یہ ایک مجموعے کا نواں رسالہ ہے دوسرے کا نمبر n.m1957-912/2 یہ ایک مجموعے کا دوسرا رسالہ ہے اور تیسرے کا نمبر n.m1973-240 ۔

12۔ ایک نسخہ رضا اورینٹل لائبریری رامپور انڈیا

13۔ ایک نسخہ ٹونک انڈیا

14- ایک نسخہ سنٹرل ریسرچ لائبریری سری نگر کشمیر انڈیا

15- ایک نسخہ خانقاہ قادریہ اسلاپورہ نالندہ انڈیا

اوپر ہم نے اس رسالے کے 23 قلمی نسخوں کی نشاندہی کی ہے احمد منزوی نے اس کے 70

NYF MANZOOR&MEHMOODABAD UNIT KARACHI

قلمی نسخہ جات کا ذکر کیا ہے جس سے اس کی مقبولیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

NYF MANZOOR&MEHMOODABAD UNIT KARACHI

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے عزیز! جان لے! کہ تمام حکماء اور علماُ کے کتابیں تصنیف کرنے اور انواع علوم وضع کرنے کی غرض و غایت صرف اور صرف کتب الٰہی اور سنت رسول کی معرفت ہے، تمام علوم اسرار شریعت اور آدابِ طریقت کی تحصیل کے اوزار و آلات ہیں اور تمام رسولوں کے بھیجنے اور جمیع کتابوں کے نازل کرنے کا مقصد ذاتِ متعالیہ عز شانہ کی معرفت ہے اور معرفت کے درجات آدمی کی استعداد و قابلیت میں کمی و بیشی، ضعف و قوت اور نقصان و کمال کی بناء پر متفاوت اور مختلف ہیں ۔(معرفت کے تین درجے ہیں۔

درجۂ اول (معرفت بدیہی)

معرفت کا (یہ درجہ عوام الناس کا ہے) یہ معرفت کا سب سے ادنی درجہ ہے کہ آدمی جان لے کہ اس کا ایک خدا ہے وہ یکتا ہے، قادر ہے، قدیم ہے، بے مثل ہے، اور بے ھمتا ہے، اس نے جو چاہا ،کر دیا ہے اور وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ اتنے مقدار کی معرفت میں تمام اہل ایمان شامل اور جملہ احمق ،جنگلی اور جاہل سب شریک ہیں۔

درجۂ دوم معرفت استدلالی

معرفت کا یہ دوسرا درجہ ہے کہ معرفت کا یہ درجہ علمائے رسوم کو حاصل ہے وہ الفاظ و عباراتِ کتاب و سنت کے مفہوم، مضمون، اور لوازم سے معرفت الٰہی اخذ و درک کرتے ہیں اور وہ عقلی و نقلی دلائل کی مدد سے ایک پیدا کرنے والے صانع کو جانتے اور مانتے ہیں۔

درجۂ سوم معرفت شہودی

معرفت کا یہ تیسرا درجہ ہے کہ یہ تذکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کے بعد انبیاء اور اولیاً کو انواع و

NYF MANZOOR&MEHMOODABAD UNIT KARACHI

اقسام کے تعریفات الٰہی سے حاصل ہوتا ہے وہ وحی، الہام، القائے ملکی الہاماتِ ربانی اور حقائقِ عرفانی ہیں شروع میں تجلیاتِ ربانی کے جام اسرار اور حقائقِ عرفانی کے جام آثار سے ذوقِ شہودی حاصل کرتے ہیں بعض (تیز مزاج) تو شطح گوئی کے جنگ کا آغاز کرتے ہیں، بعض بادیۂ سرگشتگی میں مبہوت و حیران اور ششدر پڑے رہ جاتے ہیں اور بعض گوہر وصال حق پانے اور وصول بدرگاہِ جلال و جمال کی امید میں دریائے اسرار میں غواصی کرتے ہیں اور مشکلات کو حل کرنے اور اشکالات کی توضیح و تبیین میں ید بیضا (کرامت و کارہائے نمایاں) دکھاتے ہیں۔ پس اسی گروہ کی ہمتوں کے پرندے فضائے قدم میں جولانی و پرواز کی جرات کرتے ہیں لیکن اپنے فہام وعقول کے پروں

مَا لِلتُّرَابِ وَ رَبُّ الْاَرْبَابِ (حدیث نبوی) یہ خاکی پتلے کہاں اور رب کائنات کہاں؟

کہتے ہیں اور (اپنی جرات و بے باکی پر نادم ہوکر) آہ وزاری کرتے ہوئے خود کو مقام حیرت واستعجاب میں ڈال دیتے ہیں۔ صفوف نبوت وولایت کے مبارز (بہادر سپاہی) ارواح کے کانوں میں ندائے

وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعَلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا () تمہیں تو بس تھوڑا سا علم دیا گیا ہے

(اس پر تم کیوں اتراتے ہو؟) سے آگاہ وتنبیہہ کرتے ہیں۔ ریاض تقدیس کے بلبل

سُبْحَانَکَ مَا عَرَفْنٰکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ اے ذات پاک ہم نے تجھے کما حقہ نہیں پہچانا

کا نغمہ الاپنے لگتا ہے اور بارگاہ نبوت کے نقبائے تنزیہہ

لَااُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اے ذات پاک! تیرے حمد وثنا کی کوئی حد نہیں

پڑھنے کو اپنے وقت کا ورد و وظیفہ بناتے ہیں اور میدان ولایت کے شہسوار فرمان

وَمَا قَدَرُ اللّٰہ حَقَّ قَدْرِہٖ اللہ کی کما حقہ قدر نہیں کی

پڑھتے ہیں ۔دقائق احکام کے تیز بین عقول وافہام کے تھوڑے اور حقیر سرمایے کو

عَلَیْکُمْ بِدِیْنِ الْعَجَائِزِ بوڑھی عورتوں کے دین و قرض سے بچو

NYF MANZOOR&MEHMOODABAD UNIT KARACHI

کے تحت زاویہ سلامت میں ڈھوتے ہیں۔

ان سے واضح ہوجاتا ہے کہ تمام مخلوقات کے افہام وعقول کے پرندے تمام ممکنات کے صرف اور صرف اشارات وعبارات میں جولانی و پرواز کرتے ہیں وہ خطۂ کائنات کے آس پاس ہی پھرتے ہیں جب یہاں سے سراپردۂ جناب قدسی کی سرحد میں پہنچتے ہیں تو تقدیس جلال کے اشعاع کا سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے کیونکہ

لَوْ دَنَوْتُ اَنْمِلَةً لَاَحْرَقْت (حدیث نبوی)   اگر بال برابر آگے بڑھوں تو جل جاؤں۔

جب یہ مقدمات معلوم کرلیا اب جان لے کہ

شعر کی تشریح

جب تم نے یہ مقدمہ جان لیا اب جان لے کہ جس (شاعر) نے کہا کہ

''ای مشکلِ حل وحلِ مشکل''

شاعر اس سے کیا چاہتا ہے؟ مختصرا یہ جان لے کہ قائل کا یہ کہنا کہ

''اے مشکلِ حل ''

بیانِ حمد کی زبان ہے یعنی اے ذات عظیم! تمام ملائکہ، انبیاء ومرسلین کی زبانیں اور تمام نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کی عبارات و بیان مشکلات دینی کے حل کے ذرائع ہیں اور کائنات کے دشواریوں کی وضاحت وتبیین کے لئے ہیں یہ سب تیری ذات متعالیہ کی (کما حقہ) تشریح سے قاصر ہیں اور تمام کے عقول وافہام جناب کبریا کی معرفت کے ادراک سے عاجز ودرماندہ ہیں۔

(شاعر نے) فرمایا کہ

''حل مشکل''

NYF MANZOOR&MEHMOODABAD UNIT KARACHI

یہ الفاظ (ضرورت شعر کی بنیاد پر ہیں یہ اگرچہ مفعول ہیں مگر یہاں فاعل مراد ہے یعنی مشکلات کوحل کرنے والے یعنی اے ذات علیم! تمام مخلوقات کے اشکال اور تمام موجودات کے اسرار تیری بارگاہِ علم میں آفتاب کی مانند روشن اور واضح ہیں تمام رسولوں کے بھید و راز تیری محل بصیرت میں روشن وظاہر ہیں اور اغبیاً وجہلاً کے ذہنوں پر پڑے ہوئے اسرار کے دبیز پردوں اور حجاب کی موٹی تہوں کے باوجود اس رؤف ومہربان کی عنایتِ تعلیم اور ہدایتِ تعریف سے (ان کا سمجھنا) سہل وآسان ہے۔

اے عزیز! ازل الگ چیز ہے اور ازل الازال الگ چیز۔ازل اس آغاز سے عبارت ہے جس کی عدم سے ابتداء کے ساتھ اضافت ونسبت ہے اور یہ عالم ارواح کا مبدء (نقطۂ آغاز) ہے پس افرادِ موجودات میں سے ہر ہر فرد اس مرتبے میں ازلی ہے۔

ازل الازال مطلقا بقائے وجود کی درازی سے عبارت ہے اور یہ زمانے کے لحاظ سے مسبوق (سبقت یافتہ) ہے نہ کہ عدم سے ابتدا۔

NYF MANZOOR&MEHMOODABAD UNIT KARACHI

فیضانِ حق کی آٹھ منزلیں

جب تم نے یہ مقدمہ جان لیا۔اب جان لے کہ فیض وجود، ہویتِ غیب کے مطلع جود سے طلوع ہوتا ہے یہاں تک کہ عالم اجسام پر (فیض پہنچاکر) ختم ہوتا ہے اور مراتب جبروتی وملکوتی کے منازل میں سے آٹھ منزلوں سے گزرتا ہے۔

مرتبۂ اول حی (حیات وزندگی) ہے اس مرتبہ میں صفت حیات وزندگی (کی صورت میں) فیض کا نزول ہوتا ہے اس مقام پر اسے ماہیتِ وجودی اور سرّ روحانی کہتے ہیں۔

دوم مرتبۂ علمی جب اس مقام سے منزل علم میں نزول ہوتا ہے تو اس مقام میں صفت علمی سے متصف ہوتا ہے یہاں اسے معلوم کہتے ہیں۔

سوم مرتبۂ ارادت پھر اس منزل سے منزل ارادت میں نزول ہوتا ہے اور آدمی مریدی کے

رنگ میں رنگ جاتا ہے اس مقام میں اسے مراد کہتے ہیں۔

چہارم مرتبۂ قدرت پھر اس منزل سے منزلِ قدرت میں نزول ہوتا ہے وہاں سے قدرت کے آثار کسب کرتا ہے اس مقام میں اسے مقدور کہتے ہیں۔

پنجم مرتبۂ سماعت پھر اس منزل سے منزلِ سمع میں نزول ہوتا ہے اور اس کی حقیقی صفت اس کے ہمراہ ہو جاتی ہے اس مقام میں اسے مسموع کہتے ہیں

ششم مرتبۂ بصارت پھر اس منزل سے منزل بصارت میں نزول ہوتا ہے اس مقام ولایت میں بینائی اس کی صفت بن جاتی ہے اس مقام میں اسے ملحوظ کہتے ہیں۔

ہفتم مرتبۂ کلام پھر اس منزل سے منزل کلام میں نزول ہوتا ہے اور احکام میں تصرف کرتے ہوئے کلام روحانی کے اخذ کرنے کے لئے وہ مستعد ہوتا ہے اس مقام میں اسے کلمہ کہتے ہیں۔ افرادِ وجود کا ہر فرد کلمات الٰہی میں سے ایک کلمہ ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق فرمایا ہے کہ

كَلِمَةٌ اَلْقٰيهَا اِلٰى مَرْيَمَ (النساء ۱۷۱) وہ ایک کلمہ ہیں جسے مریم میں ڈالا

یہ سب مراتب وجود ہیں ان اسمائے الٰہی (حی، علم، ارادہ، قدرت، سمع، بصر) کو آئمۂ اسماء اور مفاتیح الغیب (غیب کی کنجیاں) کہتے ہیں۔

ہفتم مرتبۂ عالم ارواح ان کے بعد آٹھویں منزل جو عالم ارواح ہے، میں نزول ہوتا ہے اسے عالم ملکوت اور عالم غیب بھی کہتے ہیں اس مقام میں یہ تمام صفات کامل ہو جاتے ہیں۔

پس وہاں سے تدبیر بدن کی غرض سے منزل شہادت میں نزول ہوتا ہے عالم حسی میں خارجی وجودِ شخصی ظاہر ہوتا ہے اس ظہور کے ساتھ دائرۂ وجود کا نصف کامل ہوتا ہے اور اس کے مقابل نصف سے مل جاتا ہے۔

پس تم نے معلوم کر لیا کہ عالم ارواح عالمِ ملکوت ہے افراد واعیان کے وجود کا ازل (آغاز

NYF MANZOOR&MEHMOODABAD UNIT KARACHI

کائنات)عالم مادی ہے اور عالم حسی کے افراد میں سے ہر فرد اس عالم میں ایک حقیقت ہے کہ وہ ازل سے موجود ہے اور وہی ازل الازال کا عکس ہے اور بقائے ھویت کی درازی ہے پس جس نے کہا کہ

زان سوی ازل بہشت منزل

اس نے سچ کہا کیونکہ فیضِ وجود، ھویت غیب سے مراتبِ جبروتی کی سات منزلوں سے گزر چکی ہے یہاں تک کہ منزل ملکوت میں پہنچ گیا ہے جو اعیانِ مقیدہ کی ازل ہے۔ حضرت حق تعالی جو مطلوبِ حقیقی ہے، اس منزل ہشتم کے سوا ہے واللہ اعلم بالحقائق

والسلام علی من اتبع الھدی

NYF MANZOOR&MEHMOODABAD UNIT KARACHI